السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مابین السجود اشارہ بالسبابہ کا ثبوت صحیح احادیث سے ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جولوگ مابین السجود، اشارہ بالسبابہ کے قائل ہیں ان کی میرے علم کے مطابق دو ہی دلیلیں ہیں :

ان رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم اذاقعد فی الصلوۃ جعل قدمہ الیسري بین فخذوہ وساقہ وفرش قدمہ الیمنی ووضع یدہ الیسري رلی رکبتہ الیسري ووضع یدہ الیمنی علی فخذوہ الیمنی واشار باصبعہ۔

رسول اللہ ﷺ!جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کرلیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھالیتے۔ اپنا بایاں ہاتھ گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے تھے اور اپنی انگلی (رفع سبابہ) سے اشارہ کرتے تھے (صحیح مسلم :579، وترقیم دارالسلام :1307)

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام فدعا بہا۔۔۔الخ نبی ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی (رفع سبابہ) اٹھاتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے۔ پھر اس کے ساتھ دعا بھی کرتے۔ (صحیح مسلم :114/580وترقیم دارالسلام :1309)

استدلال "کان اذاقعد (جلس) فی الصلوۃ" جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھ جاتے" سے ہے۔ فی الصلوۃ کے الفاظ عام ہیں جو تشہد اور جلوس بین السجدتین دونوں پر مشتمل ہیں۔

یہ استدلال صحیح نہیں ہے، پہلی روایت صحیح مسلم میں عثمان بن حکیم عن عامر بن عبداللہ بنالزبیر عن ابیہ اور دوسری روایت محمد بن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے موجود ہے اور یہی روایت سن نسائی (باب موضع البصر عندالاشارہ تحریک السبابۃ ج3ص39ح1276، تعلیقات سلفیہ) میں ابن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے درج ذیل متن کے ساتھ موجود ہے :"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذاقعد فی التشھد وضع لفہ الیسري۔۔۔الخ"

روایت ثانیہ صحیح مسلم میں ہی درج ذیل الفاظ موجود ہے :

کان اذاقعد فی التشھد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری۔ الخ

(ح115/580دارالسلام :1310)

معلوم ہواکہ یہاں فی الصلوۃ سے مراد فی التشھد ہے، والحدیث یفسر بعضہ بعضاً۔

یہی جواب اس باب کی باقی عام روایات کا ہے کہ وہ تشہد پر محمول ہیں۔

1) عبدالرزاق اخبرنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال : رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فوضع یدیہ حذواذنیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسري ثم وضع یدہ الیسري علی رکبتہ الیسري ووضع ذراعہ الیمنی علی فخذوہ الیمنی ثم اشار بسبابتہ ___ ثم سجد فکانت یداہ حذاء اذنیہ (مسند احمد 4/317ح18858، واللفظلہ، عبدالرزاق فی امصنف 2/68ح2522و2الطبرانی فی الکبیر 22/34، 35ح81)

اس روایت میں دو سجدوں کے درمیان اشارہ کرنے کی صراحت ہے لیکن بلحاظ سندیہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے راوی سفیان الثوری مشہور مدلسین میں سے تھے۔ دیکھئے میری کتاب نورالعینین (ص100/103، طبع جدید ص138۔139) عمدۃ القاری للعینی (ج3ص112 الجواہر النقی (8/262) اور ارشادالساری للقسطلانی (1/286) وغیرہ

غیر صحیحین میں مدلس کی عدم تصریح سماع اور عدم متابعت معتبرہ والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔۔

بعض محققن نے اس روایت کو محدث عبدالرزاق (ثقہ حافظ) کے تفرو کی وجہ سے شاذ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے تمام النسۃ ص216)

حالانکہ یہ جرح اصول حدیث کی رو سے بلکہ ہر لحاظ سے غلط و مردود ہے۔ وجہ ضعف صرف عنعنہ سفیان ثوری ہے۔ واضح رہے کہ عبدالرزاق کا تفردیاں چنداں مضر نہیں۔ دوسرے اگر ایک ہزار راوی ایک زیادت سندیا متن میں ذکر نہ کریں اور ایک ثقہ ذکر کرے تو عدم ذکر سے زیادت ذکر والی روایت معلوم نہیں ہوتی الایہ کہ کسی راوی کے وہم پر محدثین کا اجماع ہو یاجمہور محدثین نے اس کی روایت کو معلول قرار دیا ہو' یہ دونوں باتیں یہاں

مفقود ہیں' مختصر یہ کہ سفیان ثوری کی منعن روایت عدم تصریح سماع کی وجہ سے ضعیف ومردود ہے۔اس تفصیل سے معلوم ہواکہ دونوں سجدوں کے درمیان اشارہ سبابہ کرنا ہی راجح ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص382

محدث فتویٰ